

جنگل کی بے مقصدی کہانی!

ایک بہت بڑا جنگل تھا۔ اتنا گھنا کہ دن کے وقت بھی روشنی، درختوں سے گزر کر زمین تک نہیں پہنچتی تھی۔ جنگل میں ہر طرح کے جانور اور پرندے رہتے تھے۔ ان گنت، ہر رنگ اور نسل کے درندے بھی موجود تھے۔ پانی کے چشے، چھوٹی چھوٹی نہریں ہر جگہ پائی جاتی تھیں۔ کوئی چوپا یہ بھوکا نہیں سوتا تھا۔ پرندے تک ایک دوسرے کی حفاظت کرتے تھے۔ حیرانگی کی بات یہ تھی کہ درندے ہر وقت چھوٹے جانوروں کا شکار نہیں کرتے رہتے تھے۔ بلکہ اکثر اوقات تو خوفناک درندے، کمزور جانوروں کی بھرپور حفاظت کرتے نظر آتے تھے۔ ہر نوں کی دوستی چیزوں سے تھی۔ زیرے کے بچے، شیروں کے بچوں کے ساتھ اٹھکیلیاں کرتے نظر آتے تھے۔ اس امن کی وجہ یہ تھی کہ یہاں قدرت کے بہترین اصولوں کے حساب سے زندگی گزاری جا رہی تھی۔ پرندوں، جانوروں نے انہی توانیں کے تحت زندگی گزارنا سیکھ لیا تھا۔ اگر کوئی ببر شیر، زور سے دھاڑتا تھا تو ہاتھی اسے سمجھا تا تھا کہ تمہاری اتنی پُر زور دھاڑ سے چھوٹے جانوروں اور پرندوں کی سمع خراشی ہو رہی ہے۔ ببر شیر، اس نصیحت کو پلے باندھ کر خاموش ہو جاتا تھا۔ اسکی بنیادی وجہ ایک اور بھی تھی۔ یہاں ایک ایسے ہاتھی کی حکومت تھی جو بہت زیادہ عادل تھا۔ اسکے انصاف کا طریقہ حد درجہ آسان تھا۔ جہاں بھی معمولی سالم ہوتا، تو بادشاہ، فوری طور پر کوؤں اور فاختاوں کو بھیج کر بھرپور تفتیش کرواتا۔ پھر خود موقعہ پر پہنچ کر عدالت لگاتا اور مکمل طریقے سے انصاف کر دلتا۔ ظالم کی سزا کیلئے گینڈوں کو بلا یا جاتا۔ جو ظالم کو بادشاہ کے عدل بھرے حکم کے تحت فوری سزا دیتا۔ ہاتھی کہتا تھا کہ ظلم کو روکنے کا صرف ایک طریقہ ہے۔ فوری، مضبوط اور مکمل انصاف۔ ہاں، اسی جنگل میں ایک کالا بندر بھی تھا۔ اسکو منزرا کرنے آتے تھے۔ وہ جادو کے زور سے اکثر کام کر لیتا تھا۔ دراصل یہ بندر پہلے کسی انسانی جادوگر کی قید میں تھا۔ وہاں جادو سیکھ کر، یہ انسانوں کی بیمتی سے جنگل میں چلا آیا تھا۔ پرندوں اور جانوروں کو چھپ کر حد درجہ تنگ کرتا تھا۔ کالے بندر کو ایک ایسا ٹونہ آتا تھا جس سے وہ کسی بھی جانور اور پرندے کا بدن بدلتا تھا۔ گدھے کو خرگوش اور طوٹے کو مرغے میں بدلتا تھا۔ باشاہ ہاتھی کو کیونکہ اس جادوگر کا علم تھا۔ اسیلے کالے بندر کو جنگل کے ایک خاص حصے سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں تھی۔ ہاتھی، صح شام، جنگل میں ہر جاندار سے ملکرا سکے حالات پوچھتا رہتا تھا۔ اسے ہر ایک کی تکلیف اور آرام کا بھرپور شعور تھا۔ قصہ کوتا یہ کہ ہر طرف امن ہی امن تھا۔

بادشاہ سے جادوگر بندر بہت نفرت کرتا تھا۔ معلوم تھا کہ جب تک یہ عادل ہاتھی موجود رہیگا، جنگل میں اسکی کوئی اہمیت نہیں ہوگی۔ لہذا اس نے ایک گھری چال چلی۔ رات کے اندر یہ میں وہ ایک طوٹے کے پاس گیا۔ کہنے لگا۔ اے طوٹے، تو تو ایک حد درجہ عظیم پرندہ ہے۔ تو مختلف بولیاں بولنے پر قادر ہے۔ برق رفتار ہے۔ تجھے تو جنگل کا بادشاہ ہونا چاہیے۔ ہاں، میں تجھے تیری مرضی کا جانور بھی بناسکتا ہوں کہ جنگل میں تیرارعب اور بد بد ہے۔ طوٹا، اسکی چال میں آگیا۔ پوچھنے لگا کہ ابھی تو عادل بادشاہ موجود ہے۔ اسکی موجودگی میں وہ کیونکر بادشاہ بن سکتا ہے۔ بندر کہنے لگا کہ یہ تم میرے اوپر چھوڑ دو۔ ہاتھی کوراستے سے ہٹانا میرا کام ہے۔ اگلی رات، بندر پھر نکلا اور ایک چوہے کے پاس چلا گیا۔ اسے بھی یہی کہا کہ تم تو ایک درویش صفت جانور ہو۔ کسی کو تنگ نہیں کرتے۔ تمہاری

عدوی طاقت بھی بہت زیادہ ہے۔ لہذا تمہیں تو جنگل کا حاکم ہونا چاہیے۔ میں تمہیں بادشاہ بنادوں گا۔ چوہے نے سوچنے کا وقت مانگ لیا۔ دو دن تک، ان گنت چوہوں سے مشورے کے بعد، وہ بھی جادوگر کی چال میں آگیا۔ چوہے نے یہ شرط لگائی کہ وہ اگر بادشاہ بن گیا تو اسے ایک بہت مہیب اثر دہ بنا دیا جائے۔ تاکہ جنگل میں اسکی بھرپور دہشت ہو۔ خیر بندرنے طوٹے اور چوہے کو اپنی سازش میں شامل کر لیا۔ کیونکہ، جادوگر، یہ ساری کارروائی رات کو کرتا تھا۔ لہذا الو نے یہ سب کچھ دیکھ لیا تھا۔ الو نے یہ سب کچھ رازدارانہ طریقے سے ہاتھی کو بتایا۔ مگر ہاتھی کا جواب تھا کہ اس جنگل میں اس نے کسی کے ساتھ کبھی بھی ظلم نہیں ہونے دیا۔ لہذا کوئی اسکے خلاف کیوں کوئی بھی حرکت کریگا۔ ہاتھی کافی سادہ لوح تھا۔ الو نے اسے خطرے کا بتایا مگر بادشاہ کو یقین ہی نہیں آیا۔ اب جنگل میں بندرنے انتہائی عیاری سے کام شروع کر دیا۔

سب سے پہلے، اس نے ایک گہرائیہ اپنایا اور اسے ٹھنڈیوں اور پتوں سے چھپا دالا۔ یہ اس راستے پر تھا جہاں ہاتھی اکثر سیر کرنے نکلتا تھا۔ اسی دن، اس نے طوٹے کو چیتے اور چوہے کو اڑ دیے۔ یہ دونوں نقلی جانور، ہاتھی کے راستے میں گڑھے کے نزدیک چھپ گئے۔ جادوگر بندر، ساتھ تھا۔ جیسے ہی ہاتھی سیر کیلئے آیا۔ وہ بے چارہ گڑھے میں گر گیا۔ اس نے چھینیں ماریں کہ اسے باہر نکلا جائے۔ آواز سننے ہی نقلی جانور، مدد کو پہنچ گئے۔ اڑ دیے نے بادشاہ کو کہا کہ وہ اسکے ارد گرد لپٹ جائیگا اور پھر باہر کھینچ لیگا۔ نقلی چیتے نے کہا کہ وہ گڑھے کے کناروں کو اپنے پنجوں سے ہموار کر کے راستہ بنادیگا۔ ہاتھی کی عقل ماری گئی تھی۔ گھبرا یا ہوا تھا۔ اجازت دیدی۔ اڑ دیے نے بادشاہ کو لپیٹا اور اسے اعتماد میں لیکر کان کے نزدیک ڈس لیا۔ ہاتھی مر گیا۔ مگر اصل بات یہ تھی کہ جادوگر بندرنے اسکے زہر میں بھر پورتا شیر نہیں ڈالی تھی۔ ہاتھی مرانہیں تھا۔ بلکہ بیہوش ہو گیا تھا۔ چیتے نے اپنے نوکیلے پنجوں سے گڑھے کے کناروں کو ہموار کیا۔ جادوگر بندر آیا اور اس نے بیہوش ہاتھی کو باہر نکال لیا۔ جنگل میں کہرام مجھ گیا۔ پرندے اور درندوں نے حدود جہے سوگ منایا۔ ہاتھی کو ایک ہموار گڑھے میں دبادیا گیا۔ کسی کو پتہ نہیں تھا کہ یہ تو زندہ ہے۔ صرف بیہوش ہے۔

جادوگر بندر کی سیکھ حدرجہ پیچیدہ تھا۔ سب سے پہلے تو اس نے اپنے مدگار طوٹے اور چوہے کو بلا یا۔ دونوں کو نعلی بدن سے آزاد کیا۔ طوٹے کو قید کر دیا اور چوہے کو درخت کے ساتھ باندھ دیا۔ جنگل والوں کو یہی بتایا کہ ان دونوں نے ہاتھی کو مارا ہے۔ کہنے لگا اگر تم ایک نیک جانور کے وفادار نہیں تو میرے کیسے ہو سکتے ہو۔ اب ایک اہم مسئلہ آن پڑا۔ جنگل کا نیا حکمران کون ہو گا۔ جادوگر بندر نے جنگل میں تمام کا اجلاس بلا یا اور کہا کہ وہ انسانوں کے درمیان رہا ہے۔ انسانی معاشرے کے تمام نظام کو جانتا ہے۔ لہذا، اسے حکمران بنادیا جائے۔ وہ ایک اچھا بادشاہ ثابت ہو گا۔ فیصلہ ہوا کہ چنانہ ہو گا۔ ایسا ہی ہوا۔ جادوگر بندر نے جادو کے زور سے چنانہ جیت لیا اور بادشاہ بن گیا۔ اب اس نے جنگل کے پُر امن معاشرے میں انسانی معاشرے کا نظام رانچ کر دیا۔ لوگوں کو امن قائم کرنے کی ذمہ داری دیدی۔ خچر کو جنگل میں جانوروں کے جھگڑوں میں فیصلہ کرنے کی اجازت دیدی۔ گینڈوں کو جنگل میں حفاظتی اقدامات پر لگا دیا۔ خفیہ طور پر ان سب کو بلا کر حکم دیا کہ تم جو مرضی کرو، میری حکمرانی قائم رہنی چاہیے۔ خیر اسی طرح ہوا۔ بندر سارا دن درخت پر لیٹا آرام کرتا رہتا۔ اب بادشاہ کیلئے ہر وقت عیش ہی عیش تھی۔ وہ حکمران تو تھا۔ مگر جنگل میں انسانی نظام لانے کی بدولت ہر طرف تباہی مجھ

گئی۔ لومڑ نے جانوروں کے گروہوں میں جا کر طاقتور کی حمایت شروع کر دی۔ ان سے سبزی، گوشت بھتہ کے طور پر وصول کرنا شروع کر دیا۔ اب جنگل میں صرف طاقتور کی بات سنی جاتی تھی۔ کمزور مر نے شروع ہو گئے۔ خرگوش اور اس طرح کے معصوم جانور، ناشتے کے طور پر استعمال ہونے لگے۔ اگر کوئی غریب کمزور جانور یا پرندہ، خچر کے پاس جا کر بتاتا کہ اسکے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ تو خچر انکو جو تے مروا تا اور کہتا کہ انصاف تو صرف طاقتور کیلئے ہے۔ تم تو بیکار سے ہو۔ میں اپنا وقت تم پر کیوں ضائع کرو۔ ہاں، اگر کوئی تازہ گھاس اور پھل لے آئے تو میں سوچوں گا۔ بے بس جانور جب مجبوری میں خچر کو رشوت و صول کروادیتے تو انہیں ذلیل کر کے بھگوادیتا کہ تم میرے جیسے انصاف پسند کو خراب کرنے کیلئے یہ کر رہے ہو۔ میں تو کبھی بھی رشوت نہیں لیتا۔ خیر جنگل میں لومڑ اور خچر نے اتنا ظلم کیا کہ ہر طرف آہ و پکار شروع ہو گئی۔ گینڈے کیونکہ جنگل کے اطراف میں رہتے تھے۔ لہذا، انہیں کسی بات کا پتہ نہیں چلا۔ اب جنگل میں ہر طرف بر بادی پھیل چکی تھی۔ ہری گھاس، لذیذ پھل، سب کچھ ختم ہونے لگے۔ حد تو یہ کہ بندرنے پانی کو بھی ساتھ والے جنگل کیلئے مختص کروادیا۔ حکم دیا کہ جسے بھی پانی کی ضرورت ہے وہ ایک خاص ٹیکس دیگا۔ پھر پانی پی سکتا ہے۔ جنگل کے جانور اور پرندے سر جھکا کر بندرا کا ہر حکم مانے کیلئے مجبور تھے۔ جنگل لٹ گیا۔ مگر بندر حدد رجہ صحت مند، تو انہوں نے۔ اسکی دولت بھی بڑھ گئی۔

الوکوتھام قصہ معلوم تھا۔ مگر خوف سے چپ تھا۔ ایک دن، وہ ہاتھی کے گڑھے کے پاس بیٹھا فریاد کر رہا تھا کہ دیکھو تمہارے جنگل میں اب کیا ظلم ہو رہا ہے۔ محسوس ہوا کہ گڑھے میں سے ہاتھی کی آوازیں آرہی ہیں۔ اسے یقین نہ آیا۔ مگر جب اس نے ہاتھی سے باقیں کیس تو اسے پتہ چلا کہ ہاتھی تو زندہ ہے۔ دراصل ہاتھی، ہوش میں آچکا تھا۔ الو، فوری طور پر واپس گیا۔ سینکڑوں خرگوش لیکر آیا اور گڑھے میں سرگلیں بنانا کر باہر نکلنے کا راستہ بنایا۔ ہاتھی بڑی مشکل سے باہر نکلا۔ الو نے سارے جنگل کے حالات اسکے سامنے رکھ دیے۔ ہاتھی نے کہا کہ فکر نہ کرو۔ سب ٹھیک ہو جائیگا۔ مگر ہاتھی بہت کمزور ہو چکا تھا۔ اسے اپنی طاقت میں آتے ہوئے کئی ہفتے لگ گئے۔ الو اور خرگوش مکمل خاموش رہے اور کسی کو پتہ نہیں چلنے دیا کہ ہاتھی زندہ ہے۔ پھر پور قوت واپس آنے پر ہاتھی نے گینڈوں کو بلا کر ساری بات بتائی۔ تمام نے ملکر منصوبہ بندی کی۔ ہاتھی سب سے پہلے بندر کے درخت کے پاس گیا۔ بندرا سے دیکھ کر تھر تھر کا پنے لگا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی جادو کرتا۔ ہاتھی نے اسے سونڈ سے پٹخ کر مار ڈالا۔ پھر لومڑ اور خچر کے ٹھکانے پر گیا۔ وہاں جا کر دونوں کی خوب مرمت کی اور پیروں تک چکل ڈالا۔ اب طو طے اور چوہے کی باری تھی۔ انکی بات سنکر، حکمران نے انکو معاف کر دیا۔ ہاتھی نے فی الفور جنگل سے انسانی نظام کو ختم کیا اور یک دم، قدرت کے آفاتی پر انے اصولوں کو راجح کر دیا۔ انتہائی کم وقت میں جنگل کی روشنیاں بحال ہو گئیں۔ ماضی کی ہر خوبصورت چیز واپس آگئی اور جنگل دوبارہ روای دوال ہو گیا۔ (اس کہانی کا ملک کے سابقہ یا موجودہ حالات سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔)

رأو منظر حیات